سوال

نماز میں مخصوص آیات کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں قرآن کی چند آیات کا جواب دینا جیسا کہ مذکور ہے کیا یہ درست ہے اور ان کا جواب تمام مقتدیوں کو دینا چاہیے یا صرف امام کو اور اگر مقتدی جواب دے تو وہ جہری طور پر دے یا دل میں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم (صلاۃ المسافرین باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوۃ اللیل ح 772) میں ثابت ہے کہ نبی ﷺ جب رات کی نماز میں تسبیح والی آیت پڑھتے تو تسبیح فرماتے جب دعا والی آیت پڑھتے تو دعا فرماتے اور جب تعوذ پناہ والی آیت پڑھتے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے تھے۔

امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ (سیدنا) ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے سبح اسم ربک الاعلی کی تلاوت کی تو کہا: سبح اسم ربک الاعلی (المصنف ج 2 ص 508 ح 8640 وسندہ صحیح)

تقریباً یہی عمل، سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ غیرہما سے ثابت ہے۔ (المصنف 2/509 ح 8643 وسندہ صحیح 8647، وسندہ صحیح)

لہذا امام کے لئے جائز ہے کہ جمعہ وغیرہ میں آیت کی تلاوت کے بعد کبھی کبھار اس کا جواب بھی عربی زبان میں ہی جہراً یا سراً دے دے تاہم مجھے ایسی کوئی دلیل نہیں ملی کہ مقتدی حضرات بھی آیات کا جواب دیں گے! لہذا نمازیوں کو چاہیے کہ وہ حالت جہر میں امام کے پیچھے صرف سورہ فاتحہ پڑھیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص401

محدث فتویٰ